رہی۔ لیکن ان کی چند ایک تحریری یاقیات میں سے ایک کتاب کا مسودہ بڑی اہمیت رکھتا ہے یہ عربی زبان میں ہے اور مولانا نے زمانۂ قیام حجاز میں اسے مرتب فرمایا۔ اس میں آپ نے حضرت شاہ ولی اللہ اور ان کی تحریک تجدید اسلام کا تعارف کرایا ہے۔ یہ کافی مبسوط کتاب ہے۔ اور اس کا نام ہے "التمہید لتعریف ائمۃ التجدید"۔ حضرت مولانا سندھی کے عزیز شاگرد اور شاہ ولی اللہ اکیڈمی کے ریسرچ پروفیسر مولانا غلام مصطفیٰ قاسمی کے پاس "التمہید" کا مسودہ ہے۔ وہ اس کی نظر ثانی کر چکے ہیں خوش قسمتی سے مولانا سندھی کی اس اہم تاریخی کتاب کے چھپوانے کا انتظام بھی ہو گیا ہے، امید ہے وہ چند ماہ تک شائع ہو جائے گی۔

روس کے مشہور ترک عالم جناب موسیٰ جار اللہ مرحوم کچھ عرصہ مکہ معظمہ میں مولانا سندھی کے ساتھ رہے تھے۔ اور آپ سے قرآن مجید کی تفسیر سنی تھی، مرحوم نے اسے قلم بند بھی کر لیا تھا، مولانا کی یہ تفسیر بروایت موسیٰ جار اللہ عربی میں ہے، اگر اسے بھی مرتب کر کے شائع کر دیا جائے تو یہ اور "التمہید" ولی اللہی مکتب فکر کو دنیائے اسلام میں بالعموم اور عرب ملکوں میں بالخصوص متعارف کرانے کا بہترین ذریعہ ہو سکتی ہے

---

شاہ ولی اللہ اکیڈمی کے زیرِ اہتمام حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کے دو رسالوں "الفوز الکبیر" اور "القول الجمیل" کا سندھی میں ترجمہ ہو رہا ہے، جیسے ہی ترجمہ مکمل ہوا، یہ دونوں رسالے شائع کر دیئے جائیں گے۔ اس کے علاوہ شاہ ولی اللہ کی کتاب "سطعات" پریس میں ہے اور مولانا قاسمی کی زیر نگرانی چھپ رہی ہے۔ "لمحات" کے بعد شاہ ولی اللہ صاحب کی یہ دوسری کتاب ہے، جو اکیڈمی کی طرف سے اپنی اصل زبان میں شائع ہو گی۔ اس کے بعد "ہمعات" کے چھاپنے کا پروگرام ہے۔

قیام پاکستان کے بعد شروع شروع میں یہ جو شکایت تھی کہ پاکستان میں اعلیٰ معیار کی علمی، دینی اور تاریخی کتابیں کم چھپ رہی ہیں، جیسے جیسے دن گزر رہے ہیں، بحمد اللہ کم ہوتی جا رہی ہے اب ملک کے کئی ایک ادارے علوم دینیہ اور تاریخ اسلام پر معیاری کتابیں چھاپنے لگے ہیں، لیکن اپنی تمام ہمتوں اور کوششوں کے باوجود یہ ماننا پڑے گا کہ ان اداروں کا دائرۂ کار آخر محدود ہے اور انہیں اکثر و بیشتر اپنے کاروباری مصالح کو پیش نظر رکھنا ہوتا ہے اور ان کے لئے

یہ بڑا مشکل ہے کہ وہ ایسی پرانی اور نئی کتابیں چھاپ سکیں، جن پر ایک طرف تصحیح، ایڈیٹنگ، تصنیف و تالیف اور ترجمے میں زیادہ مصارف اٹھتے ہیں، اور دوسری طرف وہ کاروباری لحاظ سے زیادہ نفع مند نہیں ہوتیں، لیکن وہ کتابیں قومی ذہن کی صحت مند نشوونما اور اسے صحیح راہوں پر ڈالنے کے لئے ہیں بہت ضروری۔ کتابوں کی نشر و اشاعت کے اداروں کا ان کے اس مفید اور اہم کام میں ہاتھ بٹانے کے لئے محکمہ اوقاف مغربی پاکستان نے "بیورو آف ریسرچ اینڈ پبلیکیشن" قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے جس کے مقاصد حسب ذیل ہیں۔

۱۔ مذہبی مدارس اور اسلامیات کے طلبار کے لئے موجودہ دینی و قومی ضرورتوں کے مطابق درسی کتابیں تیار کرنا۔

۲۔ مغربی پاکستان کی مذہبی تاریخ اور خاص طور سے وہ صوفیہ اور بزرگ جن کے مزارات محکمہ اوقاف کی تحویل میں ہیں، ان پر تصنیف و تالیف کی کوششوں کی حوصلہ افزائی۔

۳۔ اسلامی علوم پر معیاری اور نادر کتابوں کی اشاعت اور مساجد کے ائمہ اور خطبار حضرات کے مطالعہ کے لئے موزوں تصنیفات کی تیاری۔

۴۔ اسلامی علوم کی جو اہم اور مشہور کتابیں ہیں، ان کے تراجم طالب علموں اور اہل علم کے عام استفادے کے لئے مناسب صورت میں شائع کرنا۔

۵۔ یورپ کے مستشرقین نے اسلامی علوم پر جو کتابیں لکھی ہیں، ان میں سے مفید اور اہم کتابوں کے تراجم کرانا۔

اس کے علاوہ محکمہ اوقاف کا قائم کردہ "یہ بیورو" موجودہ اسلامی ملکوں کی مذہبی، فقہی اور فکری تحریکات کے متعلق کتابیں شائع کرے گا۔ اور اسلامی تصوف کی معیاری کتابوں یا ان کے انتخابات کے سستے ایڈیشن شائع کرنے میں مدد دے گا۔

ان کتابوں کی طباعت و اشاعت تمام تر تاجران و ناشران کتب کے ذریعہ ہوگی۔ "بیورو

کا کام صرف یہ ہوگا کہ وہ ان کتابوں کی تصحیح، تالیف اور ترجمہ کرا کے قابل اشاعت شکل میں ناشرین کے حوالے کردے۔ اور انہیں اس مفید اور تعمیری ادب کی اشاعت میں ہر ممکن مدد دے۔

---

آج کے دور میں جب کہ نشر و اشاعت کے ذرائع روز بروز وسیع تر اور اسی حساب سے موثر ہوتے جا رہے ہیں، اور تعلیم کے ساتھ ساتھ مطالعۂ کتب کا شوق روز افزوں ہے، اسلامی علوم و فنون کی مشہور کتابوں کی اشاعت اور اسلاف کے بارے میں آج کی ضرورتوں کے مطابق دینی و تاریخی ادب فراہم کرنا قوم کی اصلاح و تعمیر کا ایک لازمی جزو ہے۔ مستقبل کی قومی عمارت ماضی کے ان آثار پر اٹھائی جانی چاہیئے، جو مرور زمانہ کے باوجود باقی رہنے والے ہوتے ہیں اور یہ قوم کا دینی و تاریخی ادب ہی ہے، جو ان آثار کی صحیح نشان دہی کرسکتا ہے۔ اگر "بورڈ" اس ادب کو نئی زندگی دینے اور اسے عوام و خواص یعنی قوم کے ہر دو طبقوں کے لئے قابل استفادہ بنانے میں ممد و معاون ہوسکے تو یہ اس کی بہت بڑی ملی اور دینی خدمت ہوگی، اور موجودہ اور آئندہ نسلوں کو اسلامیت کی صحیح تربیت حاصل کرنے میں اس سے بڑی مدد ملے گی۔

---

یہی دینی و تاریخی ادب ہے، جو بقول علامہ اقبال مرحوم کے، ہمیں اپنے آپ سے آگاہ کرتا اور آشنائے کار اور مرد راہ بناتا ہے۔ یہ روح کے لئے سرمایۂ تاب ہے اور ملت کے جسم کے لئے اس کی حیثیت اعصاب کی ہے اس کی شمع بخت امم کے لئے کوکب ہے اور اس سے اس کا آج اور کل روشن ہے۔ اس سلسلے میں ان کا ارشاد ہے۔

چشم پُر کارے کہ بیند رفتہ را
پیش تو باز آفریند رفتہ را
بادۂ صد سالہ در مینائے او
مستی پارینہ در صہبائے او